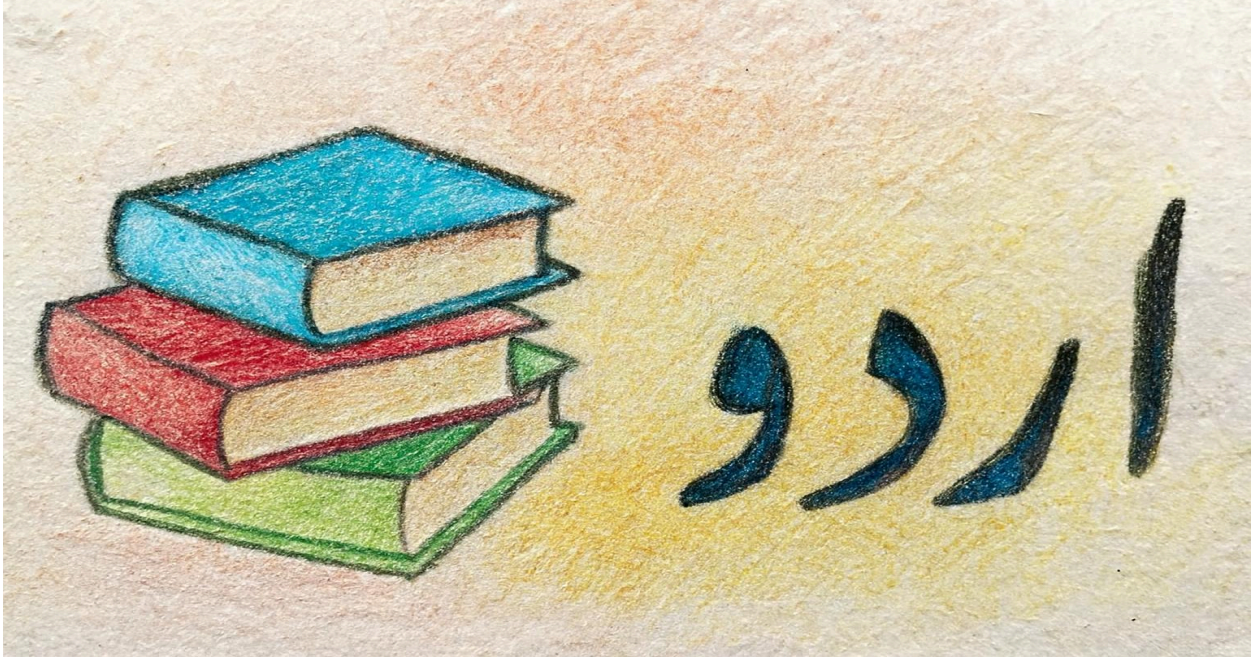


Tab 1



کلاس: 12th

مضمون: اردو

سبق 5: اکبری کی حماقتیں

مولوی نذیر احمد (1836 تا 1912ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. سبق "اکبری کی حماقتیں" کے مصنف کا نام کیا ہے؟

(الف) سرسید احمد خان

(ب) شبلی نعمانی

(ج) مولوی نذیر احمد

(د) مولانا الطاف حسین حالی

2. مولوی نذیر احمد کب پیدا ہوئے؟

(الف) 1830ء

(ب) 1836ء

(ج) 1836ء

(د) 1842ء

3. مولوی نذیر احمد کہاں پیدا ہوئے؟

(الف) ریہر ضلع بجنور

(ب) سوہان پور ضلع گورداس پور

(ج) سہارن پور

(د) امرتسر

4. مولوی نذیر احمد کب وفات پائی؟

(الف) 3 اپریل 1911ء

(ب) 3 مئی 1912ء

(ج) 3 جون 1914ء

(د) 3 جولائی 1916

5. مولوی نذیر احمد کہاں وفات پائے؟

(الف) بجنور

(ب) لکھنؤ

(ج) آگرہ

(د) دہلی

6. سبق "اکبری کی حماقتیں" مصنف کی کس تصنیف سے ماخوذ ہے؟

(الف) مرآة العروس

(ب) ابن الوقت

(ج) فسانہ مبتلا

(د) بنات النعش

7. سبق "اکبری کی حماقتیں" کی صنف کیا ہے؟

(الف) داستان

(ب) افسانہ

(ج) ڈرامہ

(د) ناول

8. اکبری کو سرال میں کس نام سے پکارا جاتا تھا؟

(الف) اکبری

(ب) مزاج دار بہو

(ج) عقل مند بہو

(د) پھوہڑ لڑکی

9. اکبری کا مزاج کیسا تھا؟

(الف) سمجھدار

(ب) بے وقوف اور پھوپڑ

(ج) عقل مند

(د) محتاط

10. اکبری کے خاوند کا نام کیا تھا؟

(الف) محمد اکبر

(ب) محمد عاقل

(ج) محمد فاضل

(د) محمد سپہیل

11. محمد عاقل نے بیوی کو کس سے بچ کر رہنے کا مشورہ دیا تھا؟

(الف) کسی بھی اجنبی سے

(ب) محلے کی عورتوں سے

(ج) کٹنی سے

(د) فقیر سے

12. کٹنی کس بھیس میں عورتوں کو بہکاتی تھی؟

(الف) فقیر کے روپ میں

(ب) حجن کے روپ میں

(ج) جن کے روپ میں

(د) بڑھیا کے روپ میں

13. اکبری کی عادت کیا تھی؟

(الف) ہر ایک سے جلد گھل مل جانا

(ب) جلد ناراض ہونا

(ج) مذاق کرنا

(د) ہمسایوں سے لڑنا

14. اکبری نے حجن کو گھر میں کس کے ذریعے بلایا؟

(الف) روزینہ کے ذریعے

(ب) زلفن کے ذریعے

(ج) ثمینہ کے ذریعے

(د) شمن کے ذریعے

15. اکبری نے کون سی دو چیزیں پسند کیں؟

(الف) خاک شفا اور زمزمیاں

(ب) سرمہ اور ناد علی

(ج) تسبیح اور مدینہ کی کھجور

(د) فیروزے کی انگوٹھی اور خاک شفا

16. حجن نے اپنی طرف سے اکبری کو کیا تحفہ دیا؟

(الف) خانہ کعبہ کا غلاف

(ب) فیروزے کی ایک انگوٹھی

(ج) خاک شفا

(د) زمزمیاں

17. کتنی (حجن) اکبری کے گھر کتنی دیر ٹھہری؟

(الف) دو گھنٹے

(ب) ایک پہر

(ج) دو پہر

(د) تین پہر

18. اکبری نے حجن سے اپنے میاں کے بارے میں کیا بتایا؟

(الف) ہمیشہ خوش رہتا ہے

(ب) غصے میں رہتا ہے

(ج) ہمیشہ ناخوش رہتا ہے

(د) پریشان رہتا ہے

19. اکبری کے گھر حجن نے کون سی چیزیں دی تھیں؟

(الف) دو لونگیں

(ب) چار لونگیں

(ج) ایک لونگ

(د) کوئی چیز نہیں

20. اکبری نے لونگیں کہاں استعمال کرنی تھیں؟

(الف) اپنی چوٹی میں

(ب) میاں کی پگڑی میں

(ج) تکیے میں

(د) دونوں جگہ

21. حجن نے اکبری کو کس چیز کے بارے میں بتایا؟

(الف) بچوں کی تعداد

(ب) میاں کا حال

(ج) دونوں

(د) کوئی نہیں

22. حجن کہاں سے آ رہی تھی؟

(الف) آگرہ

(ب) دہلی

(ج) بمبئی

(د) بھوپال

23. حجن کے پاس کیا چیزیں تھیں؟

✓ (الف) تسبیح، خاک شفا، زمزمیاں

(ب) کھجور اور سرمہ

(ج) عقیق البحر اور مونگے

(د) تمام اوپر کے سب

24. اکبری نے حجن کی باتیں کیوں سنی؟

✓ (الف) شوق سے

(ب) مجبوراً

(ج) دوسروں کی سننے کے لیے

(د) کسی کو دکھانے کے لیے

25. اکبری نے حجن کو کب دوبارہ دیکھنے کی اجازت مانگی؟

✓ (الف) دوسرے دن

(ب) تیسرے دن

(ج) ایک ہفتے بعد

(د) کوئی تاریخ نہیں

26. مزاج دار نے لونگیں کس جگہ رکھی تھیں؟

(الف) اپنی چوٹی میں

(ب) میاں کی پگڑی میں

(ج) تکیے میں

(د) زیور کے صندوق میں

27. محمد عاقل نے مزاج دار کے کپڑے اور پلنگ کی چادر دیکھ کر کیا محسوس کیا؟

(الف) ناخوش ہوا

(ب) خوش ہوا اور التفات کے ساتھ باتیں کرنے لگا

(ج) غصے میں آیا

(د) بے خبر رہا

28. مزاج دار نے کتنے کے ازار بند کا مال لیا؟

(الف) دو روپے

(ب) چار آنے

(ج) چھ آنے

(د) پانچ آنے

29. ازار بند کس شہر کا بنا ہوا تھا؟

(الف) لاہور

(ب) دہلی

(ج) آگرہ

(د) بمبئی

30. مزاج دار نے ازار بند کے بارے میں محمد عاقل کو کیا بتایا؟

(الف) سستا ملا

(ب) مہنگا ملا

(ج) چوری کا ہے

(د) خراب ہے

31. حجن نے مزاج دار کو کیا مشورہ دیا تھا؟

(الف) مال دیکھ کر خوش ہونا

(ب) ڈورا ڈلوانے میں مدد کرنا

(ج) چوری نہ کرنا

(د) گھر میں محتاط رہنا

32. مزاج دار نے دو لونگوں کا کیا کیا؟

(الف) ایک چوٹی میں باندھی اور ایک پلنگ کے خلاف رکھی

(ب) دونوں چوٹی میں باندھیں

(ج) دونوں پلنگ کے خلاف رکھیں

(د) کسی کو نہیں دیا

33. محمد عاقل نے مزاج دار کے اس فیصلے پر کیا کہا؟

(الف) سر کی قسم، چار آنے

(ب) سر کی قسم، مہنگا لیا

(ج) سر کی قسم، سستا لیا

(د) سر کی قسم، اچھا کیا

34. حجن نے مزاج دار کو کیوں بتایا کہ بیگم کا سامان لائیں؟

(الف) صرف دکھانے کے لیے

(ب) فائدہ ہونے کے لیے

(ج) مذاق کرنے کے لیے

(د) چوری کے لیے

35. مزاج دار نے زیور کیسے سنبھالا؟

(الف) محفوظ کر کے

(ب) بکھرایا

(ج) دوسروں کو دکھایا

(د) فوراً بیچ دیا

36. حجن نے مزاج دار کو کیا کہا جب موتیوں کی قیمت زیادہ تھی؟

(الف) نقد لے لو

(ب) پہنچیاں بیچ کر لے لو

(ج) صبر کرو

(د) واپس کر دو

37. حجن نے مزاج دار کا زیور کہاں رکھا؟

(الف) صندوق میں

(ب) چوٹی میں

(ج) پانگ کے خلاف

(د) تکیے میں

38. زلفن حجن کے ساتھ کیوں گئی؟

(الف) بازار دیکھنے

(ب) ڈورا ڈلوانے اور زیور کے لیے

(ج) مزاج دار کو بتانے

(د) کسی اور کام کے لیے

39. مزاج دار کو کتنے دن بعد حجن نے بتایا کہ بیگم کا سامان کیوں نہیں آیا؟

(الف) فوراً

(ب) دو چار دن بعد

(ج) ایک ہفتے بعد

(د) ایک ماہ بعد

40. حجن نے مزاج دار کو کون سا زیور دیا؟

(الف) موتیوں کی جوڑی

(ب) انگوٹھی

(ج) تسبیح

(د) زمزمیاں

41. مزاج دار نے زیور لینے میں کیا کیا؟

(الف) فوراً اٹھا لیا اور منتقل کیا

(ب) بعد میں اٹھایا

(ج) دوسرے کو دیا

(د) نہ اٹھایا

42. مزاج دار کے گھر کپڑے اور برتن کیسے برباد ہوئے؟

(الف) چوری ہوئی

(ب) بدانتظامی اور نابلدی کی وجہ سے

(ج) آگ لگ گئی

(د) دشمن لے گئے

43. مزاج دار نے کتنے عرصے میں مال و اسباب برباد کر دیے؟

(الف) چند دن

(ب) ایک ماہ

(ج) ایک سال

(د) دو سال

44. محمد عاقل نے اکبری کی بد مزاجی میں کیا کیا؟

(الف) صبر اور عقل و شرافت برتی

(ب) غصہ کیا

(ج) طلاق دے دی

(د) جھگڑا کیا

45. اکبری کے ساتھ حجن نے کیا فائدہ کیا؟

(الف) مال دیا

(ب) جھوٹ بولا

(ج) مذاق کیا

(د) دھوکہ دیا

46. مزاج دار نے لونگ باندھ کر کیا سیکھا؟

(الف) صبر

(ب) حساب و کتاب

(ج) دھوکہ

(د) چالاکی

47. حجن نے مزاج دار کے زیور کے بارے میں کیا کہا؟

(الف) بے احتیاطی سے رکھا

(ب) محفوظ رکھا

(ج) واپس کر دیا

(د) خراب کر دیا

48. حجن نے مزاج دار کو کہا کہ ٹورا ڈلواؤ کیسے؟

(الف) سنار کے پاس بیٹھی رہ کر

(ب) گھر میں

(ج) بازار میں

(د) کسی اور کو دے کر

49. مزاج دار کے گھر حجن کے آنے سے کیا ہوا؟

(الف) مال برباد ہوا

(ب) اعتماد بڑھا

(ج) غصہ آیا

(د) ڈر لگا

50. مزاج دار نے زیور کیسے منتقل کیا؟

(الف) فوراً صندوق سے

(ب) بعد میں

(ج) بازار میں

(د) کسی اور کو دیا

51. مزاج دار اور محمد عاقل میں کیا تعلق رہا؟

(الف) جھگڑا

(ب) محبت اور تفات

(ج) ناراضگی

(د) دشمنی

52. حجن نے کیوں مزاج دار کو سکھایا کہ مال دیکھے؟

(الف) فائدہ ہونے کے لیے

(ب) مذاق کرنے

(ج) دھوکہ دینے

(د) بیوی کو ڈرانے

53. مزاج دار نے کتنے رنگ کی خوشبو لگائی؟

(الف) ایک

(ب) متعدد

(ج) کوئی نہیں

(د) دو

54. مزاج دار نے لونگ باتدھنے کے بعد کیا کیا؟

(الف) غسل کیا اور کپڑے بدلے

(ب) کپڑے نہیں بدلے

(ج) خوشبو نہیں لگائی

(د) کچھ نہیں کیا

55. محمد عاقل نے مزاج دار کے فیصلے پر کیا ردعمل دیا؟

(الف) خوش ہوا اور تحسین کی

(ب) ناراض ہوا

(ج) خاموش رہا

(د) ڈانٹا

56. حجن نے مزاج دار کو کون سی چیز سیکھائی؟

(الف) چالاکی اور فائدہ

(ب) صبر

(ج) نیک دلی

(د) نظم و ضبط

57. مزاج دار نے رنگ و خوشبو کس کے لیے استعمال کی؟

(الف) خود کے لیے

(ب) حجن کے لیے

(ج) محمد عاقل کے لیے

(د) ساس کے لیے

58. حجن کے آنے کا مقصد کیا تھا؟

(الف) بیگم کا سامان دینا

(ب) مذاق کرنے

(ج) ڈرانا

(د) چوری کرنا

59. مزاج دار نے حجن سے کیا سیکھا؟

(الف) حساب و کتاب اور چالاکی

(ب) صبر

(ج) حوصلہ

(د) حیا

60. مزاج دار کے گھر حجن کے آنے سے لوگوں پر کیا اثر ہوا؟

(الف) خوف

(ب) اعتماد اور دلچسپی ✓

(ج) غصہ

(د) ناراضگی

❖ خلاصہ: اکبری کی حماقتیں

اکبری کی حماقتیں ایک ایسی کہانی ہے جو مزاج دار بہو، اکبری، کی زندگی کے حالات بیان کرتی ہے۔ اکبری ایک خاصی بے وقوف اور نابلد لڑکی تھی جس کی شادی محمد عاقل سے ہوئی۔ شادی کے بعد اس نے ساس سسر سے لڑائی جھگڑے کے بعد الگ گھر بسایا، لیکن اس کی بدانتظامی اور نابلدی نے گھر کو برباد کر دیا۔ اس کی عادت تھی کہ ہر کسی سے جلد گھل مل جاتی تھی اور ہر بات پر اعتبار کر لیتی تھی، جس کی وجہ سے وہ اکثر مشکلات میں پھنس جاتی تھی۔

اسی دوران حجن نامی ایک مکار اور چالاک عورت شہر میں آئی، جو عورتوں کو پھسلانے کے لیے طرح طرح کے تبرکات اور زیورات اپنے پاس رکھتی تھی، جیسے تسبیح، خاک شفا، زمزمیاں، کھجوریں، کوہ طور کا سرمہ، خانہ کعبہ کا غلاف، عقیق البحر، مونگے کے دانے، ناد علی، پنج سورہ اور دیگر دعا ئیں۔ حجن نے اکبری کے اعتماد کو حاصل کرنے کے لیے اپنی چالاکی کا استعمال کیا اور اس کے لیے کچھ چیزیں بطور تبرک مفت دی۔ اکبری کی بے عقلی اور جلد اعتماد کرنے کی عادت نے اسے حجن کے جال میں ڈال دیا۔

اکبری نے حجن سے لونگیں اور سرمہ حاصل کیے اور انہیں اپنی چوٹی اور پلنگ میں محفوظ کیا۔ اس کے بعد اس نے ازار بند خریدا اور اسے محمد عاقل کے سامنے پیش کیا، جو اس کی خریداری پر خوش ہوئے، اگرچہ مال کی قیمت کم تھی۔ حجن نے اکبری کو چالاکی اور زیورات سنبھالنے کے طریقے سکھائے۔ اکبری نے حجن کی رہنمائی پر عمل کرتے ہوئے مال و اسباب کو محفوظ کرنے کی کوشش کی، مگر اپنی نابلدی کی وجہ سے گھر کے کپڑے، برتن اور زیورات کئی دنوں میں برباد ہو گئے۔

محمد عاقل نے اکبری کی نادانی کے باوجود صبر اور عقل و شرافت کا مظاہرہ کیا اور حالات کو قابو میں رکھا۔ حجن کی چالاکی نے اکبری کو یہ سکھایا کہ مال و زیورات کا خیال رکھنا اور حساب کتاب کرنا ضروری ہے۔ کہانی ہمیں سبق دیتی ہے کہ بے عقل ہونے اور ہر کسی پر جلد اعتماد کرنے سے نقصان ہو سکتا ہے اور عقل، صبر اور تجربہ گھر کی دیکھ بھال اور خاندانی امور میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

اکبری کی زندگی کے حالات پڑھ کر کبھی غصہ آتا ہے اور کبھی طبیعت گرجھتی ہے، کیونکہ اس کی نابلدی اور بدانتظامی کے اثرات واضح ہیں۔ اگر محمد عاقل بھی اس کی طرح بد مزاج اور بے عقل ہوتا تو شاید وہ ایک دوسرے سے قطع تعلق ہو جاتے، مگر محمد عاقل کی عقل اور شرافت نے گھر اور ازدواجی زندگی کو قائم رکھا۔ یہ کہانی مزاج دار بہو اکبری کے کردار کے ذریعے عقل، صبر اور محتاط رویے کی اہمیت کا درس دیتی ہے اور یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ جلد بازی اور بے احتیاطی اکثر نقصان کا سبب بنتی ہے۔

سیاق و سباق اور تشریح

پیراگراف نمبر 1:

اتفاق سے ان دنوں میں ایک حجن شہر میں وارد تھی اور ہر جگہ اس کا غل تھا۔ محمد عاقل نے بھی بی بی سے کہہ دیا تھا کہ کسی اجنبی عورت کو گھر میں مت آنے دینا، ان دنوں ایک حجن آئی ہوئی ہے جو کئی گھروں کو لوٹ چکی ہے۔ لیکن مزاج دار شدت سے بے وقوف تھی۔ اس کی عادت تھی کہ ہر ایک سے جلد گھل مل جانا۔ ایک دن وہی حجن، جن کا بھیس بنائے، اس گلی میں آئی۔ یہ مکار محسن ہے، جو وقوف عورتوں کو پھسلانے کے لیے طرح طرح کے تبرکات اور صد ہا قسم کی چیزیں اپنے پاس رکھا کرتی تھی۔

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت مولانا محمد حسین آزاد کے افسانے "اکبری کی حماقتیں" کے مرکزی واقعے کا حصہ ہے۔ اس میں حجن کی شخصیت اور اس کے چالاک طریقے متعارف کروائے گئے ہیں۔ مصنف نے بیان کیا ہے کہ کس طرح مزاج دار بہو اپنی کم عقلی اور جلد بازی کی وجہ سے خطرات کا شکار ہونے والی ہے۔ محمد عاقل، مزاج دار کے شوہر، پہلے ہی اسے خبردار کر چکے ہیں کہ کسی اجنبی عورت پر اعتماد نہ کرے۔ یہ پیراگراف کہانی کے آغاز میں تناؤ پیدا کرتا ہے اور آگے کے واقعات کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔

تشریح:

اس عبارت میں حجن کی مکارانہ چالاکی اور مزاج دار کی کم عقلی کو واضح کیا گیا ہے۔ حجن، جو دوسروں کو بہکانے کے لیے تبرکات اور مختلف چیزیں استعمال کرتی ہے، مزاج دار کو فریب دینے کا منصوبہ بناتی ہے۔ مزاج دار اپنی جلد بازی اور اعتماد کی وجہ سے اس کے جال میں پھنسنے کے لیے آمادہ ہے۔

محمد عاقل کی نصیحت اخلاقی سبق فراہم کرتی ہے کہ عقل و تجربہ انسان کو خطرات سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اس پیراگراف میں حجن اور مزاج دار کے درمیان تضاد بیان کیا گیا ہے جو کہانی میں دلچسپی اور تناؤ پیدا کرتا ہے۔

اس عبارت سے قاری یہ سبق حاصل کرتا ہے کہ جلد بازی اور کم عقل فیصلے انسان کو دھوکہ دہی کا شکار بنا سکتے ہیں، جبکہ عقل مند اور تجربہ کار شخص خطرات سے بچ سکتا ہے۔ ساتھ ہی، یہ ہمیں یہ بھی سمجھاتا ہے کہ چالاک اور مکار لوگ ہمیشہ دوسروں کے بھروسے کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

پیراگراف نمبر 2:

مزاج دار نے بہت خاطر داری سے حجن کو پاس بٹھایا اور سب چیزیں دیکھیں۔
 سرمہ اور ناد علی دو چیزیں پسند کیں۔ حجن نے مزاج دار کو باتوں ہی باتوں
 میں تاڑ لیا کہ یہ عورت جلد ڈھب پر چڑھ جائے گی۔ ایک پیسے کا بہت سا
 سرمہ تول دیا اور دو آنے کو ناد علی حوالے کی اور فیروزے اور فیروزے کی
 ایک انگوٹھی تبرک کے طور پر اپنے پاس سے مفت دی۔ مزاج دار ریجھ گئی۔
 اس کے بعد حجن نے سمندر کا حال، عرب کی کیفیت اور دل سے جوڑ کر دو
 چار باتیں ایسی کیں کہ مزاج دار نے کمال شوق سے سنا اور اس کی طرف ایک
 خاص التفات کیا۔

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت "اکبری کی حماقتیں" کے اس واقعے کا حصہ ہے جب مزاج دار اپنی
 کم عقلی اور جلد بازی کی وجہ سے حجن کے فریب میں آ رہی ہے۔ حجن، جو
 مکار اور چالاک عورت ہے، مزاج دار کے سامنے مختلف قیمتی اور پراسرار
 چیزیں پیش کرتی ہے تاکہ اس کا دل جیت سکے اور اسے اپنے جال میں پھنسا
 سکے۔ اس موقع پر مزاج دار کی بے احتیاطی اور جلدی میں خوش ہو جانا،
 کہانی میں تناؤ اور سبق کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

تشریح:

اس عبارت میں حجن کی چالاکی اور مزاج دار کی کم عقلی کو واضح طور پر
 دکھایا گیا ہے۔ حجن نے مزاج دار کی توجہ حاصل کرنے کے لیے سرمہ، ناد
 علی، اور فیروزے کی انگوٹھی جیسے قیمتی تبرکات پیش کیے۔ مزاج دار کا
 فوراً خوش ہو جانا اور حجن کی باتوں پر دھیان دینا اس کی جلد بازی اور کم
 تجربے کی علامت ہے۔

مزاج دار کی دلچسپی اور حجن کی چالاکی کے درمیان تضاد ظاہر ہوتا ہے، جو کہانی میں دلچسپی پیدا کرتا ہے۔ حجن نے اپنی باتوں میں سمندر اور عرب کے حالات کے حوالے شامل کر کے مزاج دار کے دل میں خاص التفات پیدا کیا، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ محض ظاہری چیزوں سے نہیں بلکہ جذباتی اور ذہنی حکمت سے بھی لوگوں کو متاثر کرتی ہے۔

اس عبارت سے قاری یہ سبق حاصل کرتا ہے کہ قیمتی اور دلکش چیزیں انسان کو بہکانے کے لیے استعمال کی جا سکتی ہیں، اور عقل و فہم کی کمی انسان کو دھوکہ کھانے کا شکار بنا سکتی ہے۔ نیز، یہ ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ جذباتی اور ذہنی چالاکی، محض مال و دولت کے بغیر بھی کسی پر اثر ڈال سکتی ہے۔

پیراگراف نمبر 3:

غرض پہلی ہی ملاقات میں مزاج دار نے حجن کے ساتھ ایسی بے تکلفی کی کہ اپنا حال جزو کل اس سے کہہ دیا اور حجن نے باتوں ہی باتوں میں تمام بھید معلوم کر لیا۔ ایک پہر کامل حجن بیٹھی رہی۔ رخصت ہونے لگی تو مزاج دار نے بہت منت کی کہ اچھی بی حجن، اب کب آؤ گی؟ حجن نے کہا: "میری بھانجی موم گروں کے چہتے میں رہتی ہے اور بہت بیمار ہے۔ اس کے علاج کے واسطے میں آگرے سے آئی ہوں۔ اس کے دو معالجے سے فرصت کم ہوتی ہے، مگر ان شاء اللہ دوسرے تیسرے دن تم کو دیکھ جایا کروں گی۔"

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت "اکبری کی حماقتیں" کے اس موقعے کی تصویر کشی کرتی ہے جب مزاج دار پہلی ملاقات میں حجن کی چالاکی اور فطانت کے سامنے اپنی کم عقلی اور بے احتیاطی ظاہر کرتی ہے۔ مزاج دار نے اپنی زندگی کے ذاتی اور خاندانی بھید بلا جھجک حجن کے سامنے رکھ دیے، جس سے حجن نے فوری طور پر تمام راز معلوم کر لیے۔ حجن کی ذمہ داری اور اپنے مشن کے لیے مشغولیت بھی اس عبارت میں واضح ہے، کیونکہ وہ آگرے سے اپنے بھانجی کے علاج کے لیے آئی ہوئی ہے۔

تشریح:

اس عبارت میں مزاج دار کی بے تکلفی اور جلد بازی نمایاں ہے۔ پہلی ہی ملاقات میں وہ اپنے حالات، گھریلو مسائل اور خاوند کے ساتھ تعلقات کا پورا حال حجن کے سامنے رکھ دیتی ہے، جس سے اس کی کم تجربہ کاری اور فطرت کی بے وقوفی ظاہر ہوتی ہے۔ حجن، جو ایک فطین اور چالاک عورت ہے، محض باتوں میں مزاج دار کے تمام راز اور کمزوریاں جان لیتی ہے، اور یہ اس کی ذہانت اور تدبیر کی نشاندہی کرتا ہے۔

مزاج دار کی منت اور حجن کی رخصت کے بعد ملاقات کے وعدے کی تفصیل سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حجن نے اپنی ذمہ داری اور مشن کو ترجیح دی، یعنی اپنی بھانجی کے علاج کے سلسلے میں وقت محدود ہونے کے باوجود مزاج دار سے ملاقات کے لیے وعدہ کیا۔ اس سے قاری یہ سبق حاصل کرتا ہے کہ عقل، تجربہ اور منصوبہ بندی کے بغیر انسان آسانی سے دھوکہ کھا سکتا ہے، اور فطین افراد چھوٹی معلومات سے بڑی حکمت عملی استعمال کر کے دوسروں پر اثر ڈال سکتے ہیں۔

یہ عبارت کہانی کے اہم موڑ کی بنیاد رکھتی ہے، کیونکہ اس میں مزاج دار اور حجن کے تعلقات کی ابتدا اور مزاج دار کی کم عقلی کا پہلا مظاہرہ دکھایا گیا ہے، جو آگے کی کہانی میں کئی نتائج کا سبب بنتا ہے۔

پیراگراف نمبر 4:

اس کے بعد ادھر ادھر کی باتیں ہوا کیں۔ چلتے ہوئے حجن نے ایک بٹوا نکالا۔ اس میں کپڑے اور کاغذ کی کئی تہوں میں تھوڑی لونگیں تھیں۔ ان میں سے دو لونگیں حجن نے مزاج دار کو دیں اور کہا کہ دنیا میں ملاقات اور محبت اس واسطے ہوا کرتی ہے کہ ایک دوسرے کو فائدہ ہو، یہ دو لونگیں میں تم کو دیتی ہوں، ایک تم اپنی چوٹی میں باندھ لو اور دوسری بہتر تھا کہ تمہارے میاں کی پگڑی میں رہتی، پر تمہارے میاں شاید شبہ کریں۔

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت اس موقعے کی تصویر کشی کرتی ہے جب حجن مزاج دار کے ساتھ اپنی ملاقات میں نہ صرف احسان کرتی ہے بلکہ عملی طور پر سبق بھی دیتی ہے کہ ملاقات اور تعلقات کا مقصد باہمی فائدہ ہے۔ حجن نے مزاج دار کو تحفے کے طور پر لونگیں دی ہیں تاکہ وہ اس موقعے اور تعلق کے اثر کو محسوس کرے اور سمجھ سکے کہ کسی بھی عمل کا مقصد دوسروں کی بھلائی اور مدد ہونا چاہئے۔

تشریح:

اس عبارت میں حجن کی فطانت اور حکمت نمایاں ہے۔ لونگیں دینے کا عمل نہ صرف تحفے کی صورت میں مزاج دار کے لیے ایک یادگار لمحہ بن گیا بلکہ اس کے ساتھ اخلاقی سبق بھی شامل ہے کہ تعلقات اور محبت صرف ذاتی خوشی کے لیے نہیں بلکہ ایک دوسرے کے فائدے کے لیے بھی ہوتے ہیں۔

حجن نے مزاج دار کو مشورہ دیا کہ ایک لونگ اپنی چوٹی میں باندھ لے اور دوسری بہتر تھا کہ خاوند کی پگڑی میں رہتی، مگر شبہ کے باعث اسے احتیاط برتنے کا کہا۔ اس سے مزاج دار کو علم ہوا کہ دوسروں کی بھلائی اور اپنے اعمال میں حکمت کی کتنی اہمیت ہے، نیز اسے حجن کی تدبیر اور ہوشیاری کا بھی اندازہ ہوا۔

یہ عبارت کہانی میں ایک اہم موڑ ہے کیونکہ اس سے مزاج دار کی کم عقلی اور حجن کی چالاکی واضح ہوتی ہے، اور ساتھ ہی یہ دکھاتا ہے کہ تحفہ اور تعلیم دونوں صورتوں میں ہو سکتے ہیں۔ اس سے قاری یہ سبق حاصل کرتا ہے کہ علم و تدبیر کا استعمال زندگی میں فائدہ مند تعلقات قائم کرنے میں مدد دیتا ہے، جبکہ جلد بازی اور عقل کی کمی نقصان دہ ہو سکتی ہے۔

پیراگراف نمبر 5:

دو لونگیں، اس کے ساتھ دو ورق کی حکایت دلچسپ، مزاج دار دل و جان سے معتقد ہو گئیں۔ حجن تو لونگیں دے کر رخصت ہوئی، مزاج دار بہو نے غسل کیا، کپڑے بدلے، خوشبو لگائی، ایک لونگ بسم اللہ کر کے اپنی چوٹی میں باندھی اور میاں کے پلنگ کی چادر اور تکیوں کے غلاف بدل کر ایک لونگ کسی کیلیے میں رکھ دی۔ محمد عاقل جو گھر آیا، بی بی کو دیکھا صاف ستھری، پلنگ کی چادر بے کہے بدلی ہوئی۔ خوش ہوا اور التفات کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت اس موقعے کو بیان کرتی ہے جب مزاج دار حجن سے تحفے کے طور پر حاصل شدہ دو لونگیں دیکھ کر اپنی سلیقہ کاری اور اخلاقی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتی ہے۔ مزاج دار نہ صرف لونگیں اپنی چوٹی میں باندھ کر استعمال کرتی ہے بلکہ اپنے گھر کے انتظام میں بھی خیال رکھتی ہے۔ یہ پیراگراف کہانی میں اس لمحے کی عکاسی کرتا ہے جب مزاج دار کی زندگی میں نظم و ضبط اور محتاط سلوک کا پہلا اثر ظاہر ہوتا ہے، اور محمد عاقل بھی بیوی کی اس فطری سلیقہ کاری اور نفاست پر خوش ہوتا ہے۔

تشریح:

اس عبارت میں مزاج دار کی ذمہ داری، سلیقہ کاری اور نفاست واضح ہوتی ہے۔ لونگیں باندھنے کا عمل ایک علامتی اور عملی عمل ہے، جس کے ذریعے وہ حجن کی دی ہوئی نصیحت اور تحفہ دونوں کا احترام کرتی ہے۔ مزاج دار نے پلنگ کی چادر اور تکیوں کے غلاف بدل کر اپنے خاوند کے لیے گھر کی صفائی اور خوبصورتی کو یقینی بنایا۔ محمد عاقل کی خوشی اور التفات ظاہر کرتا ہے کہ بیوی کا محتاط اور سوچ سمجھ کر کام کرنا شادی میں محبت اور اعتماد کو فروغ دیتا ہے۔

یہ پیراگراف کہانی میں اس سبق کو اجاگر کرتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے اعمال اور محتاط رویہ نہ صرف گھر کی بہتری کا سبب بنتے ہیں بلکہ خاندان میں ہم آہنگی اور احترام پیدا کرتے ہیں۔ اس سے قاری یہ سبق حاصل کرتا ہے کہ عقل و سلیقہ، ذمہ داری اور نصیحت پر عمل زندگی میں خوشحالی اور اعتماد پیدا کرتا ہے۔

پیراگراف نمبر 6:

طمع ایسی چیز ہے کہ بڑا سیانا آدمی بھی دھوکہ کھا جاتا ہے۔ جنگلی جانور، مینا، طوطا، لال، بلبل آدمی کی شکل سے بھا گئے ہیں لیکن ان کی طمع سے جال میں پھنس جاتے ہیں اور زندگی بھر قفس میں قید رہتے ہیں۔ اسی طرح محمد عاقل اپنا فائدہ دیکھ کر خوش ہوا اور جب مزاج دار نے کہا کہ وہ جن بیگم کا تمام اسباب جو بکنے کو نکلے گا، وہ میرے پاس لانے کا وعدہ کر گئی ہے تو محمد عاقل نے کہا: "ضرور دیکھنا چاہیے، لیکن ایسا نہ ہو چوری کا مال ہو، پیچھے خرابی پڑے اور ہاں جن کوئی ٹھگنیاں نہ کرے۔"

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت اس وقت کی صورت حال بیان کرتی ہے جب کہانی میں طمع اور ہوشیاری کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مزاج دار نے جن سے حجن کے بارے میں بات کی، جس نے وعدہ کیا کہ تمام اسباب جو بیچنے کے لیے آئیں گے، وہ مزاج دار کو دکھائے گی۔ محمد عاقل، جو کہ ایک سمجھدار اور ہوشیار شوہر ہے، محتاط رہنے اور دھوکہ نہ کھانے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ اس عبارت میں حیوانات کی مثال کے ذریعے انسانی طمع اور ہوشیاری کی وضاحت کی گئی ہے۔

تشریح:

اس عبارت میں مصنف نے انسانی جبلت اور طمع کی حقیقت کو واضح کیا ہے۔ طمع ایک ایسی طاقت ہے جو انسان کو دھوکہ دے سکتی ہے اور نقصان میں ڈال سکتی ہے۔ جنگلی پرندوں اور جانوروں کی مثال سے یہ سکھایا گیا ہے کہ چاہے کوئی کتنا ہی ہوشیار اور تجربہ کار کیوں نہ ہو، اس کی خواہش یا لالچ اسے نقصان پہنچا سکتی ہے۔

محمد عاقل کی محتاط سوچ یہ ظاہر کرتی ہے کہ لالچ میں بھی عقل اور ہوشیاری کے بغیر کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اس نے یہ شرط رکھی کہ اگر کوئی چوری یا دھوکہ ہو تو اس کا نقصان نہ ہو اور کوئی ٹھگنیاں نہ ہوں۔ اس سے قاری کو یہ سبق ملتا ہے کہ زندگی میں محتاط رہنا، لالچ اور فرصت کا صحیح استعمال، اور ہوشیاری انسان کو نقصان سے بچانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

یہ عبارت اخلاقی سبق اور کہانی کے مرکزی موضوع یعنی ہوشیاری اور سمجھداری کو اجاگر کرتی ہے، اور محمد عاقل اور مزاج دار کے کرداروں کے رویے کو واضح کرتی ہے۔

پیراگراف نمبر 7:

اکبری کو جہیز میں جو کپڑے ملے تھے، ان کا حال سنیے۔ جب تک ساس کے ساتھ رہیں، ساس دسویں دن نکال کر دھوپ دے دیا کرتی تھیں۔ شروع برسات میں الگ ہو کر رہیں۔ کپڑوں کا صندوق جس کو ٹھڑی میں جس طرح رکھا گیا تھا، تمام برسات گزر گئی، اس کو دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ وہیں اسی طرح رکھا رہا۔ جاڑے کی آمد میں دولائی کی ضرورت ہوئی تو صندوق کھولا گیا۔ بہت کپڑوں کو دیمک چاٹ گئی تھی۔

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت اکبری کے جہیز کے حالات اور اس کی نااہلی کی عکاسی کرتی ہے۔ جب اکبری ساس کے ساتھ رہتی تھی تو ساس نے جہیز کے کپڑوں کا خیال رکھا اور انہیں دھوپ میں رکھ دیا تاکہ دیمک یا نمی سے خراب نہ ہوں۔ لیکن جب اکبری نے الگ گھر کر لیا اور اپنے گھریلو امور کی دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری سنبھالی، تو جہیز کے کپڑوں کا صحیح انتظام نہ کر سکی۔ برسات کے دوران کپڑوں کو مناسب دیکھ بھال نہ ملنے کی وجہ سے وہ خراب ہو گئے اور دیمک نے کئی کپڑوں کو چاٹ لیا۔

تشریح:

اس عبارت میں مصنف نے اکبری کی غیر ذمہ داری اور گھریلو نااہلی کو واضح کیا ہے۔ جہیز کے کپڑوں کی حفاظت ایک ابتدائی اور آسان ذمہ داری تھی، لیکن اکبری کے پاس خانہ داری کی مہارت نہ ہونے کی وجہ سے وہ یہ کام صحیح طرح سے انجام نہیں دے سکی۔

یہ واقعہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ گھر کی دیکھ بھال، کپڑوں اور سامان کی حفاظت، اور چھوٹے چھوٹے کاموں میں نظم و ضبط نہ ہونے سے بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس کے ذریعے اکبری کے کردار کی کمی، بدانتظامی اور غیر محتاط رویے کو نمایاں کیا گیا ہے، جبکہ قاری کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ ذمہ داری، نظم اور مہارت گھر اور روزمرہ زندگی کے اہم پہلو ہیں۔

یہ واقعہ اکبری کی شخصی کمزوری اور کہانی کے تناظر میں اس کے نتیجے میں آنے والی مشکلات کو اجاگر کرتا ہے، جو بعد میں مالی اور انتظامی مسائل کا سبب بنتی ہیں۔

پیراگراف نمبر 8:

اکبری کو نانی کے لاڈ پیار نے زندگی بھر کیسی مصیبت میں رکھا۔ لڑکپن میں اکبری نے نہ کوئی ہنر سیکھا اور نہ کچھ اس کے مزاج کی اصلاح ہوئی۔ جب اکبری نے ساس سے جدا ہو کر الگ گھر کیا، برتن بھانڈا، کپڑا اور سب کچھ اس کے پاس موجود تھا، لیکن چونکہ خانہ داری کا سلیقہ نہیں رکھتی تھی، چند روز میں تمام مال و اسباب خاک میں ملا دیا اور ایک ہی برس میں ہاتھ کان سے تنگی رہ گئی۔

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت اکبری کے بچپن اور جوانی کے حالات کی وضاحت کرتی ہے۔ اکبری کو نانی کی محبت میں بڑھا چڑھا کر پالا گیا، جس کی وجہ سے اس کے اندر خود انحصاری اور ذمہ داری پیدا نہیں ہوئی۔ اس نے نہ کوئی ہنر سیکھا، نہ ہی گھر کے کام کرنے کی تربیت حاصل کی۔ جب اس نے ساس کے ساتھ رہنا چھوڑ کر اپنے خاوند کے ساتھ الگ گھر بنایا، تو اس کے پاس مکمل سامان اور جہیز موجود تھا، لیکن اس کے غیر محتاط رویے اور خانہ داری کی کمی کی وجہ سے تمام سامان خراب اور ضائع ہو گیا۔ ایک سال کے اندر اکبری مالی مشکلات اور کمزوری کا شکار ہو گئی۔

تشریح:

اس عبارت سے قاری کو اکبری کی کمزوری اور غیر ذمہ داری کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ نانی کے غیر مناسب لاڈ نے اکبری کو خود انحصاری سکھانے کے بجائے اس کے اندر غیر محتاط رویہ پیدا کیا۔

مصنف نے اس واقعے کے ذریعے یہ سبق دیا ہے کہ بچوں کی تربیت میں محبت کے ساتھ ذمہ داری اور ہنر کی تعلیم بھی ضروری ہے، تاکہ وہ بڑے ہو کر اپنی زندگی کے انتظامات خود سنبھال سکیں۔

یہ عبارت اکبری کی شخصی خامیوں اور معاشرتی نتائج کو واضح کرتی ہے۔ اس سے یہ بھی سمجھ آتا ہے کہ بے عملی اور بدانتظامی، چاہے مادی وسائل کثرت میں ہوں، طویل مدتی مشکلات اور مالی پریشانیوں کا سبب بن سکتی ہیں۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.

Tab 2

